روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 19 ستمبر 2013ء 12 ذیقعد 1434 ہجری 19 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 214

اطاعت کی توفیق کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے-

اے اللہ ہمیں اپنی وہ خشیت عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں ایسی اطاعت کی توفیق بخش جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے- اور ایسا یقین نصیب کر جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے-

(جامع ترمذی- کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید حدیث نمبر3424)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 صفحہ 12)

پریس ریلیز

مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب

کراچی راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

ایک ماہ میں چار احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ

مورخہ 18/ستمبر 2013ء کو صبح 7:30 بجے کراچی کے ایک نوجوان احمدی مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب ولد مکرم بشیر احمد کیانی صاحب ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب 18 ستمبر کی صبح 7:30 بجے اپنے گھر واقع اورنگی ٹاؤن کراچی سے کام پر جانے کیلئے نکلے۔ گھر سے کچھ ہی دور گئے تھے کے سامنے سے آنے والے دو موٹر سائیکل سواروں نے ان پر فائرنگ شروع کر دی۔ مرحوم کو 6 گولیاں لگیں۔ ایک گولی بائیں ہاتھ پر لگی جبکہ سینے میں 4 گولیاں لگیں۔ نیچے گرے تو ایک گولی سر میں بھی مار دی۔ جس سے وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔

مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب کی عمر 27 سال تھی اور وہ آرمی میں اٹامک انرجی ڈیپارٹمنٹ میں بطور ڈرائیور ڈیوٹی کرتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ محترمہ، ایک بیٹی بعمر 5 سال اور ایک بیٹا بعمر 2 سال سوگوار چھوڑا ہے۔

اس افسوسناک واقعہ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ کراچی میں ایک عرصے سے ٹارگٹ کلنگ کے افسوسناک واقعات ہو رہے ہیں اور حکومت ان واقعات پر قابو پانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک ماہ میں کراچی میں چار احمدیوں کو عقیدے کے اختلاف کی بنا پر قتل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم احمدیوں کے قتل سے ہمیں خوفزدہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ ہر قربانی کے بعد جماعت احمدیہ کی ترقی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے

باقی صفحہ 7 پر

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سوالات خطبہ جمعہ

فرمودہ۔ 23 اگست 2013ء

س: پاکستان میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

س: برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

س: روٹی پلانٹ کی تفصیل بتاتے ہوئے حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

س: باقی دنیا کے جلسوں کی نسبت برطانیہ کے جلسہ کو کیا انفرادیت حاصل ہے؟

س: حضور انور نے ایک احمدی کا کیا خاصہ بیان فرمایا ہے؟

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی سیرت کی روشنی میں مہمان نوازی کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

س: حضور انور نے مقامی لوگوں پر جلسہ سالانہ کی غرض سے آنے والے مہمانوں کے کیا فرائض بیان فرمائے ہیں؟

س: حضرت مسیح موعود نے مہمانوں کے آرام کا خیال رکھنے کی بابت کیا بیان فرمایا ہے؟

س: کسی بھی کام کو احسن رنگ میں کرنے کے لئے کیا ضروری ہے؟

س: مہمان نوازی کے ضمن میں انگلستان میں رہنے والے احمدیوں کو کیا نصائح فرمائیں؟

س: حدیث کے حوالہ سے ایک مومن کی کس نشانی کا تذکرہ فرمایا گیا؟

س: اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

س: ڈیوٹی دینے والے کارکنان اور افسران کو کیا تاکید فرمائی؟

س: حدیث کی روشنی میں ہمارے جلسوں اور ان میں شامل ہونے والوں کا مقام بیان کریں؟

س: حضور انور مہمان نوازی کے حوالہ سے آنحضرتؐ کے صحابی کی کون سی مثال بیان فرمائی؟

س: فلاح پانے والے کون ہیں؟

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے اختتام پر کس شہید کا ذکر خیر فرمایا؟

☆☆☆☆☆

سوالات خطبہ جمعہ

فرمودہ۔ 30 اگست 2013ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں مہمانوں اور شاملین جلسہ کو کن دو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی؟

س: حضور انور نے شاملین جلسہ کی سب سے بڑی ذمہ داری کون سی بیان فرمائی ہے؟

س: جو لوگ دلوں میں ایک دوسرے کے لئے کینے اور بغض لئے ہوئے جلسہ پر آتے ہیں ان کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی روشنی میں جلسہ پر آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

س: جلسہ کے دوران نعرے لگانے والوں کو حضور انور نے کیا ہدایت فرمائی؟

س: نمازوں کی پابندی کے حوالہ حضور انور نے کیا تاکید فرمائی؟

س: حضور انور نے جلسہ کے دنوں میں ماحول کی صفائی کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

س: جو لوگ جلسہ کی غرض سے ویزے لیتے ہیں اور بعد میں اسائلم لے لیتے ہیں ان کو حضور انور نے کیا ہدایت فرمائی؟

س: حضور انور کے ارشاد کے مطابق اسائلم لینے کا درست طریقہ کار کیا ہے؟

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود کا کون سا اقتباس پیش کیا؟

لفظ **مہار** کی کہانی

اونٹ کی نکیل یا ناک کی رسی کے لئے بولا جاتا ہے۔ اردو میں یہ لفظ ''غبار'' کے وزن پر بولا جاتا ہے' جبکہ عربی اور فارسی میں ''کتاب'' کے وزن پر یعنی مہار کی میم کے نیچے زیر لگاتے ہیں۔ خیال ہے کہ ''مہار'' (میم کے نیچے زیر کے ساتھ) ہی درست ہے، اس لئے کہ اگر عربی میں اس کا مادہ 'ہور' (قول کے وزن پر) مانا جائے تو ''مقال'' کے وزن پر مہار کا مطلب ہے' وہ آلہ یا چیز جس سے کسی کو کسی کام سے روکا جائے یا آمادہ کیا جائے۔ اس لحاظ سے ''مہار'' کا مطلب وہ شے ہے جو اونٹ کی رفتار تیز کرنے یا روکنے میں کام آتی ہے۔

وصیت کر

سُن اے حق آشنا تو اہلِ ایماں ہے وصیت کر
کہ یہ ارشاد باری، حکم قرآں ہے وصیت کر
تجھے حاصل اگر کچھ فہم و عرفاں ہے وصیت کر

وصیت کر کہ تکمیل عروجِ بزم انساں ہو
خدا کا فضل ہر حالت میں خود تیرا نگہباں ہو
اگر سوچے تو اُس کا فضل ارزاں ہے وصیت کر

وصیت کیا ہے معراجِ حصولِ فضلِ ربانی
بنائے فخر ایمانی۔ کمال نوعِ انسانی
یہی آرام و تسکین و دل وجاں ہے وصیت کر

نہ کر تکیہ یہاں کی زندگی پر یہ ہے نادانی
یہاں کی زندگی دھوکہ' یہاں کی زندگی فانی
یہاں ہر گُل میں اک شعلہ فروزاں ہے وصیت کر

ہزاروں ہیں جو اس منزل پہ ہمت ہار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں
اگر زادِ سفر کا تجھ کو ارماں ہے وصیت کر

یہ چند اشعار اختؔر میری جانب سے ہیں نذرانہ
ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو، نصیحت ہے غریبانہ
وصیت پر دل وجان اپنے قربان ہے۔ وصیت کر

عبدالسلام اختر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم راشد بلوچ صاحب

ضلع ڈیرہ غازی خان کے بلوچ
رفقاء حضرت مسیح موعود

(قسط سوم آخر)

روایات میاں اللہ دتہ صاحب

میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اللہ کو گواہ رکھ کر مندرجہ ذیل حضرت مسیح موعود کے متعلق اپنے علم و فہم و یادداشت کی بناء پر سچے سچے روایات بیان کرتا ہوں۔

''میں 1901ء ماہ مئی قادیان شریف پہنچا۔ تو حضرت مسیح موعود بیمار تھے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے احباب یعنی حضرت مولوی نور الدین صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب کو بلایا۔ میں بھی شامل تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا: میں نے تم کو خدا اور رسول کے رستہ پر کر دیا ہے اور یہی راستہ سیدھا ہے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

ایڈیٹر البدر جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے پہلے تھے ان کا نام بھول گیا ہوں۔ ان کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ بعد از نماز عشاء حضرت اقدس کے مکان کے اوپر ایک روشنی آسمان سے نازل ہوئی اور حضرت اقدس مسیح موعود کے مکان پر سیدھی اتری۔ میں نے بھی دیکھا اور میرے دو ساتھی اور تھے انہوں نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ فجر کی نماز پڑھنے کے لئے گئے تو معلوم ہوا کہ اسی رات حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ۔

1903ء یا 1904ء کا موقع ہے کہ میں قادیان شریف گیا۔ موقع عید کا تھا اور لنگر خانہ میں لنگر چلا۔ تو عام وخاص کی تجویز ہونے لگی۔ تو میری نیت میں فرق آنے لگا کہ جو مہدی موعود ہوگا وہ حکماً عدلاً ہوگا، مگر اب اس لنگر خانہ میں ریاء ہونے لگا ہے۔ مساوات نہیں۔ پھر صبح کو بیت مبارک میں گیا تو حضرت مسیح موعود (نداء) سے پہلے تشریف لائے تو آتے ہی فرمایا مولوی نور الدین کہاں ہیں؟ حضرت مولوی صاحب نے عرض کی: حضور میں حاضر ہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ رات اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تیرا لنگر ناخن کی پشت برابر بھی منظور نہیں ہوا، کیونکہ لنگر خانہ میں رات کو ریاء کیا گیا ہے اور اب جو لنگر خانہ میں کام کر رہے ہیں ان کو علیحدہ کر کے قادیان سے چھ ماہ تک نکال دیں اور ایسے شخص مقرر کئے جائیں جو نیک فطرت ہوں اور صالح ہوں۔

ایک دوسرے اور (نقل بمطابق اصل) کسی شخص نے سوال کیا کہ حضور ہم احمدی ہو چکے ہیں، اور حضور نے فرمایا ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ مگر ہماری رشتہ داریاں ہیں، ہم مجبور ہیں کہ نماز پڑھیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے خدا سے خبر پا کر تم لوگوں کو سنا دیا ہے، کہ یہ لوگ مردہ ہیں۔ زندہ مردہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ عرصہ چار ماہ تک میں اور اللہ بخش صاحب قادیان شریف میں ٹھہرے رہے''۔

(رجسٹر روایات جلد 3 ص 195-193)

حضرت حاجی فتح محمد صاحب

حضرت حاجی فتح محمد صاحب بزرگ رفقاء تھے۔ آپ اردو اور فارسی زبانوں کے ماہر تھے۔ آپ بہت نیک، پاک اور تہجد گزار وجود تھے۔ آپ حج کرنے کے لئے مکہ پیدل چل کے گئے۔ بڑے بڑے پیر آپ کو آپ کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے عزت دیتے تھے۔

آپ بہت دعا گو اور نیک انسان تھے۔ آپ کی دعا میں بہت تاثیر تھی۔ کئی دفعہ آپ کی دعا سے خدا تعالیٰ نے بیماروں کو شفا عطا کی۔

حضرت مہر خان صاحب رند

باوجود کوشش کے آپ کے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

حضرت محمد عظیم صاحب

آپ نے 1901ء میں حضرت مولانا ابوالحسن کی دعوت سے احمدیت قبول کی اور اسی سال عازم قادیان ہوئے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کے عاشق صادق تھے۔ آپ جلسہ سالانہ قادیان پر اکثر تشریف لے جاتے تھے۔ 1901ء تا 1946ء کم از کم تیس دفعہ جلسہ سالانہ پر تشریف لے گئے۔ باوجود غربت کے آپ نے تعلیم حاصل کی۔ فارسی کے فاضل تھے۔ آپ بستی سہرانی میں قران پاک اور حدیث شریف کا درس دیتے تھے۔ زمیندارہ کا کام کرتے تھے۔ آپ کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے کا بے حد شوق تھا۔ اکثر حضرت مسیح موعود کا تذکرہ کرتے رہتے تھے۔ آپ مولویوں کے ساتھ مناظرہ بھی کرتے تھے اور مولوی لوگ عاجز آ کر آپ کو گالیاں دیتے تھے۔ اس پر آپ شکر کے سجدات بجا لاتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح دین کی خدمت کا موقع مل رہا ہے۔

ایک دفعہ آپ ایک مولویوں کے جلسہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک مولوی حضرت مسیح موعود کے خلاف تقریر کر رہا تھا اور ساتھ میں یہ بھی کہتا جاتا تھا کہ لوگو مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر یہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے (نعوذ باللہ) عیسیٰؑ آسمان سے آئیں گے اور چالیس سال حکومت کریں گے۔ اس پر آپ سے رہا نہ گیا آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے جواب دیا۔ اس بات سے جلسہ میں کھلبلی مچ گئی اور شور پڑ گیا۔ مولویوں کے ایک شاگرد نے مجھے تیر مارنے کی کوشش کی جو اللہ کے فضل سے مجھے تو نہیں لگی مگر جو اس جلسہ کا بانی مبانی تھا اس کی پگڑی میں جا کر لگا۔ پھر اس نے ایک جوتا پھینکا جو میرے ناک پر لگا۔ (جس کا داغ آخر عمر تک آپ کے چہرہ پر موجود رہا)۔ فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے دعوت الی اللہ کی کارروائی کا یہ نشان پیش کروں گا۔

اسی سلسلہ میں ایک اور واقعہ یوں ہے کہ ایک دفعہ آپ بستی جھکڑ امام شاہ کے قریب ایک بستی میں ایک جلسہ میں شریک ہوئے اس جگہ آپ دو بھائیوں کو دعوت الی اللہ کر رہے تھے وہ دونوں بھائی اصرار کر کے آپ کو اپنے جلسہ میں لے گئے وہاں بھی مولویوں نے فحش کلامی شروع کر دی۔ اس پر آپ نے انہیں سمجھایا کہ گالی دینا اور فحش کلامی کرنا قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اس پر وہ لوگ اور بگڑ گئے اور ڈنڈا لے کر آپ کو مارنے کے لئے لپکے۔ آپ تو اللہ کے فضل سے بچ گئے لیکن ان لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ اس پر وہ دو بھائی جو آپ کے زیر دعوت تھے دونوں نے سب کے سامنے یہ اعلان کیا کہ آج سے ہم مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

1901ء میں جب آپ قادیان سے بیعت کر کے واپس تشریف لائے تو آپ کی بے انتہا مخالفت ہوئی لوگ آپس میں مشورہ کر کے سات مولویوں کو لے آئے جنہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ آپ کا نکاح ٹوٹ گیا ہے اس پر آپ کے سسرالی بیٹی کو لینے آ گئے اور کہنے لگے کہ تمہارا شوہر چوڑھا ہو گیا ہے اس وجہ سے تمہارا اب اس کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں اور تمہارا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ اس پر آپ کی بیوی نے زور سے اپنا بازو چھڑایا اور کہا کہ **یہ شخص پانچ وقت کی نمازیں پڑھتا ہے اور تہجد گزار ہے میں بھی اس کے ساتھ تہجد پڑھتی ہوں۔ اگر یہ بے دین ہو گیا ہے تو میں بھی بے دین ہو گئی ہوں** اور میں آخری دم تک اپنے خاوند کے ساتھ ہی رہوں گی۔ اس پر وہ لوگ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چل دیئے کہ یہاں مرزائی مرض آ گیا ہے۔

حضرت محمد عظیم صاحب کی وفات 1946ء میں ہوئی۔ آپ کی دو بیویاں تھیں جن سے بارہ بیٹیاں اور چار بیٹے تھے۔ آپ بستی سہرانی ڈیرہ غازی خان میں مدفون ہیں۔

(تاریخ احمدیت ضلع ڈیرہ غازی خان صفحہ 112)

ان دو بستیوں یعنی بستی رنداں اور بستی سہرانی سے تعلق رکھنے والے سات رفقاء میں سے صرف آپ کی قبر سلامت موجود ہے۔ باقی تمام رفقاء کی قبریں سیلاب کی وجہ سے دریا برد ہو چکی ہیں۔

روایات میاں محمد عظیم صاحب:

''میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے دوسری شادی کی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد صالحہ عطا فرمائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو اولاد صالحہ دے گا، جو تہجد گزار ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور کی دعا قبول ہوئی۔ دولڑکے بہت مخلص اس عورت سے ہیں اور احمدیت پر فدا ہیں۔

میں نے عرض کی کہ غیر احمدی مجھے تنگ کریں گے حضور دعا فرمائیں۔ فرمایا غیر احمدی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ حضور کی یہ دعا بھی قبول ہوئی.............

(رجسٹر روایات جلد 13 ص 111)

حضرت میاں خداداد خان صاحب رسائیدار

آپ گھوگھیاٹ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور (حال سرگودھا) کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام پہلوان خان صاحب تھا۔ آپ کی قوم بلوچ تھی آپ نے 1901ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ ابتداء میں آپ فوج کی ملازمت کے سلسلہ میں کوئٹہ میں تعینات رہے۔ کوئٹہ ہی سے آپ نے 1906ء میں وصیت کی آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ محترمہ کرم بی بی صاحبہ نے بھی وصیت کی۔

1909/10ء میں آپ جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری تھے۔ ان دنوں جماعتوں کے صرف دو عہدیدار ہوا کرتے تھے ایک پریذیڈنٹ اور ایک سیکرٹری۔ آپ 1914ء تک جماعت احمدیہ کراچی کے اس عہدہ پر فائز رہے

1911ء میں حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خلافت اولیٰ کے زمانہ میں انجمن انصار اللہ قائم فرمائی تو آپ اس انجمن کے ابتدائی ممبران میں شامل تھے اسی طرح خلافت ثانیہ کے آغاز پر 1914ء میں جب مجلس شوریٰ منعقد ہوئی اس میں حضرت میاں خداداد خان صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے شریک ہوئے۔

1920ء میں آپ کی رہائش محلہ دارالفضل قادیان میں تھی۔ آپ نے یکم نومبر 1928ء کو عارف والا ضلع ساہیوال میں وفات پائی۔ آپ کی نعش بذریعہ کار قادیان لائی گئی اور بہشتی مقبرہ

قادیان میں مدفون ہوئے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر آپ کی عمر 45 سال درج ہے اس حوالے سے آپ کا سن پیدائش 1883ء بنتا ہے۔

آپ کی اولاد میں سردار عطاء اللہ خان صاحب، سردار سیف اللہ خان صاحب اور ایک بیٹی محترمہ زینب صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ اٹک شامل ہیں۔
(تاریخ احمدیت ضلع کراچی صفحہ نمبر 949)

حضرت سردار کرم داد خان صاحب

ولادت 1875ء۔ بیعت وزیارت 1902ء

آپ فرماتے ہیں:

''میں نے حضرت مسیح موعود کو بیعت کرنے سے پہلے خواب میں دیکھا وہ اس طرح کے ایک سڑک ہے اس پر حضرت .... اور حضرت مسیح موعود مل کر ٹہلتے آرہے ہیں۔ بندہ سامنے سے آرہا ہے حضرت .... بندہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں (انگلی کا اشارہ کر کے) کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ یعنی تین دفعہ حضور نے فرمایا۔ جب میں نے 1902ء میں قادیان دارالامان میں جب کہ چھوٹی بیت ہوا کرتی تھی بیعت کی تو اسی حلیہ میں حضور کو پایا۔ پھر بیعت کے وقت میں نے حضور سے عرض کی کہ میری برادری سب شیعہ ہے حضور دعا فرماویں۔ حضور نے فرمایا میں نے دعا کر دی ہے''۔

(اب ہمارے سب رشتہ دار جو شیعہ تھے احمدی ہو چکے ہیں)

پھر میں نے حضور کا خطاب (بیت) میں سنا۔ حضور نے یاتون من کل فج عمیق کا ذکر کیا اور فرمایا کہ کیا پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور فرمایا کہ تمہارے درمیان وہی مسیح بول رہا ہے جس کی خبر خدا نے دی تھی اور اس کے رسول نے دی تھی۔ اس کے بعد پھر میں نے حضور کی زیارت 1904ء بمقام گورداسپور کی تھی۔ جب حضور پر کرم دین بھیں والے نے مقدمہ کر رکھا تھا۔ اتنے دن ٹھہرا رہا ہوں۔ جب تک مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہو گیا۔ جب مجسٹریٹ نے پانچ صد روپیہ جرمانہ کیا خواجہ کمال الدین نے فوراً روپیہ آگے رکھ دیا۔ بندہ عدالت میں موجود تھا۔ اس کے بعد بندہ ملازم ہو کر بمقام شب قدر علاقہ پشاور میں تھا کہ حضور کے وصال کی خبر پہنچی۔ بندہ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب کی بیعت کی۔ ان کی وفات کے بعد ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب وغیرہ فوراً ہمارے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ بیعت میں جلدی نہ کرنی چاہئے۔ میں نے کہا جب خلیفہ خدا بناتا ہے تو اس میں جلدی یا نہ جلدی کے کیا معانی ہوئے۔ جس کو خدا خلیفہ بنائے گا ہم بیعت کر لیں گے مگر آپ کے یہاں آنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت محمود خلیفہ ہوئے تو آپ لوگ بیعت نہیں کریں گے۔ ہاں اگر محمد علی خلیفہ ہوئے تو ضرور بیعت کر لیں گے۔ بس میرا اتنا کہنا تھا کہ محمد حسین شاہ صاحب سخت غصہ میں بھر گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے کہ تم لوگ اپنے بھائیوں پر بدظنی کرتے ہو۔ تم کو کیا معلوم ہے کہ ہم بیعت کر لیں گے کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ یہاں آپ کے آنے کا کیا مطلب تھا۔ بندہ ہر جلسہ پر حاضر ہوتا رہا ہے۔ سوائے دو سال کے جب مجھے ملازم ہونے کی حالت میں عدن بھیجا گیا۔

بندہ نے 1931ء میں پنشن لے لی۔ قادیان میں مستقل طور پر آ گیا کیونکہ مکان ہم نے 1919ء میں یہاں بنا لئے تھے۔ بندہ نے آتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ میں اپنی زندگی سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کرتا ہوں۔ بندہ کو یہاں آتے ہی محلوں سے چندہ وصول کرنے پر لگایا گیا۔ پھر سیکرٹری وصایا بنایا گیا۔ پھر انسپکٹر وصایا بنایا گیا بعد میں باقاعدہ دفتر بہشتی مقبرہ میں کام کرنا شروع کیا اور دفتر والوں نے مجھے کہا کہ حضور نے آپ کی وقف زندگی پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ آپ یہاں ہی کام کرتے رہیں۔ اس کے بعد میں 1934ء تک میں دفتر میں کام کرتا رہا۔ جب 1934ء میں احرار کا جلسہ ہوا تو حضرت میاں شریف احمد صاحب نے مجھے دفتر بہشتی مقبرہ سے نکال کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حفاظت کا افسر انچارج مقرر فرمایا۔ اس وقت سے بندہ اس کام پر مقرر رہے۔ خاکسار کرم داد خاں پنشنر قادیاں دارالامان۔

محترم سردار صاحب 1934ء سے 1947ء تک پہرے کی انچارج کی حیثیت سے نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی اور فرض شناسی سے خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے سچے اور مخلص فدائی تھے اور خاندان حضرت مسیح موعود سے آپ کو بے پناہ محبت تھی۔ سلسلہ کی مالی تحریکات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ موصی تھے اور جائیداد کے 1/3 اور آمدنی کے 1/9 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اسی طرح تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی آپ برابر حصہ لیتے رہے۔

آپ کو حضرت پیر منظور محمد صاحب اور حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلال پوری کی دامادی کا شرف حاصل تھا۔

اولاد:

محترمہ حامدہ بیگم صاحبہ (بنت حضرت پیر منظور محمد صاحب کے بطن سے)

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی سابق ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

امینہ فرحت صاحبہ (اہلیہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی سابق استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول و مربی امریکہ)

(تاریخ احمدیت جلد 20 صفحہ 809-808)

حضرت میر خداداد خان صاحب

1904ء کے بعض رفقاء۔ اس سال سابق والی قلات میر خداداد خان صاحب حضرت مسیح موعود کے حلقہ غلامی میں شامل ہوئے۔

میر احمد خان دوئم بادشاہ اورنگزیب کے ہم عصر اور قلات میں براہوی سلطنت کے بانی تھے۔ میر خداداد خان صاحب اسی مرد جری کی نسل میں سے تھے۔ آپ کے والد کا نام میر محراب خان دوئم تھا، آپ 1857ء کے دوران تخت نشین ہوئے اور 17 سال تک خطرات میں محصور رہے اور قبائلی سرداروں کی لگاتار بغاوتوں کو فرو کرتے رہے۔

آپ کی شاہی انگشتری میں ''خدا دادگان را خداداده'' اور ''دین و دنیا مرا خدا داداست'' کے الفاظ نقش تھے۔ آپ واحد خان تھے جنہوں نے ریاست میں باقاعدہ فوج اور مرکزی خزانہ کی ضرورت محسوس کی۔ زمانہ حال کے بعض مورخین کے نزدیک ہمت، استقلال، خلوص، فراست، رقابت اور بربریت آپ کی سیاسی کشتی کے چپو تھے۔

آپ نماز اور دیگر مذہبی فرائض کی ادائیگی بہت اہتمام اور التزام سے کرتے تھے اور عالمانہ مذاق رکھتے تھے۔ آپ 37 سال تک حکمران رہے اور بلوچستان کے انگریز ایجنٹ گورنر جنرل کی سازش سے مارچ 1892ء میں معزول کر دئے گئے اور تاج شاہی اگلے سال 10 نومبر 1893ء کو ان کے بیٹے محمود خان کو پہنا دیا گیا۔ آپ نے 20 مئی 1909ء کو پشین میں داعی اجل کو لبیک کہا، اور اسی جگہ سپرد خاک کئے گئے۔ اب ایک عام خشتی گنبد کے نیچے ایک سادہ سی قبر میں مدفون و مکنون ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 357)

حضرت ماسٹر محمد پریل صاحب

آپ 1886ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کنڈیارو ضلع نواب شاہ سندھ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی بیعت قادیان جا کر 1901ء میں کی تھی۔ آپ بیعت کے بعد کافی دن قادیان میں مقیم رہ کر کسب فیض کرتے رہے۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔

''کہاں ہے وہ ہمارا سندھی نوجوان''

ماسٹر صاحب فرماتے تھے کہ میں اردو بہت کم سمجھتا تھا اور اس وقت قادیان میں سندھی بالکل نہ سمجھی جاتی تھی۔ نامعلوم وہ کون سی غیبی طاقت تھی جو مجھے قادیان لے گئی۔

باوجود ایک دیہاتی قسم کا نوجوان ہونے کے میں نے اس قدر طویل سفر کیا اور عمر بھر کیلئے اپنا دل اس دلربا کو دے آیا۔ جو اس مقدس بستی میں نور ہدایت کا آفتاب بن کر چمکا تھا۔

آپ جب حضرت مسیح موعود کے چشم دید واقعات بیان کرتے تو آپ پر وارفتگی کا عالم طاری ہو جاتا۔ آپ بہت دعائیں کرنے والے اور صاحب رویا و کشوف بزرگ تھے۔

آپ نے کراچی میں 13 اگست 1971ء کو وفات پائی۔ آپ کی قبر بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہے۔
(تاریخ احمدیت ضلع کراچی صفحہ نمبر 1021)

روایات حضرت پریل صاحب:

''امابعد اس عاجز نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ جولائی 1905ء میں .... بیعت ہوا تھا اس زمانہ میں بیت مبارک بہت چھوٹی تھی۔ چار پانچ آدمی صف میں بیٹھتے تو جگہ بھر جاتی۔ اس ماہ میں بہت گرمی تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود جب بیت میں تشریف آور ہوتے تو میں پنکھا جھلتا تھا۔ مولوی محمد علی لاہوری پارٹی والے کا دفتر بیت مبارک کے اوپر تھا۔ ایک دن مولوی محمد علی صاحب کو کچھ حضور کے آگے گزارش کرنی تھی اس کا خیال تھا کہ بیٹھ کر گزارش کروں مگر بیٹھنے کی جگہ نہ تھی۔ یہ عاجز حضرت اقدس کے زانو مبارک سے اپنے زانو ملا کر پنکھا چلاتا تھا۔ مولوی محمد علی نے ایک آدمی کو اشارہ کیا کہ اس کو پیچھے ہٹنے کے لئے اشارہ کرو۔ میں اشارہ پر پیچھے ہٹنے لگا، تو حضرت اقدس مسیح موعود نے میرے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ مت ہٹو! تو یہ عاجز پھر پنکھا چلانے لگا اور مولوی محمد علی صاحب نے کھڑے ہو کر گزارش کی۔ حضرت اقدس نے اس کو مناسب جواب دیا۔ مولوی صاحب تحریر کر کے چلے گئے۔ اس زمانہ میں تو اس بات کا خیال نہیں رہا لیکن اب اس بات سے بہت سرور اور لذت آتی ہے، کیونکہ میں ایک ادنیٰ آدمی اور بے سمجھ۔ اردو بھی پوری نہیں آتی تھی اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور عالم تھا۔ مگر نبی اللہ کی نظر میں ادنیٰ اور اعلیٰ ایک ہی ہوتا ہے۔

یہ عاجز پندرہ دن صحبت میں رہا، ہر ایک دن میں حضرت اقدس مسیح موعود کا نورانی چہرہ روشن دیکھنے میں آتا تھا۔ اس عاجز کو یہی معلوم ہوتا کہ اب حمام خانہ سے غسل کر کے آرہے ہیں اور سرِ مبارک کے بالوں (جو کندھے کے برابر تھے) سے گویا موتیوں کے قطرے گر رہے ہیں۔ اس عاجز نے پندرہ روز میں حضرت اقدس کے چہرہ مبارک میں غم نہیں دیکھا۔ جب بھی مجلس میں

باقی صفحہ 6 پر

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

بسلسلہ صد سالہ جوبلی جماعت احمدیہ برطانیہ

بیت الفضل لندن کا سنگ بنیاد اور افتتاح

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل نے جب انگلستان میں احمدیت کی اشاعت کے فریضہ کی ادائیگی کیلئے مربیان بھیجنے کی خواہش ظاہر فرمائی تو حضرت مولوی محمد الدین صاحب بی اے اور حضرت چوہدری فتح محمد سیال نے سب سے پہلے اپنے نام پیش کئے۔ جن میں سے حضرت چوہدری فتح محمد سیال کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس طرح حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال 25/جولائی 1913ء میں انگلستان تشریف لائے۔ چند دن قیام کے بعد آپ 11/اگست 1913ء کو ووکنگ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس پہنچے۔ چونکہ خواجہ کمال الدین صاحب کھلے عام احمدیت کی اشاعت کے حق میں نہ تھے۔ لہٰذا حضرت چوہدری صاحب اکیلے ہی لنڈن کے مختلف مقامات پر جا کر دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرتے رہے۔

مارچ 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے تو خواجہ کمال الدین صاحب نے خلیفۂ وقت کی بیعت سے انکار کر دیا۔ تب حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب، مئی 1914ء میں ووکنگ سے لندن تشریف لے آئے۔ اور یہاں آ کر آپ نے دعوت الی اللہ یعنی احمدیت کی دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے 12 انگریزوں نے احمدیت قبول کی۔

1915ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت قاضی عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی کو بھی دعوت الی اللہ کے فریضہ کے لئے روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ آپ کی تشریف آوری کے چار ماہ بعد حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب واپس ہندوستان تشریف لے گئے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپریل 1917ء سے جنوری 1920ء تک انگلستان میں قیام فرمایا اس کے بعد آپ کو امریکہ جانے کا حکم صادر ہوا۔

اگست 1919ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دوبارہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو مولوی عبدالرحیم نیّر صاحب کے ساتھ انگلستان بھیجنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور نے چوہدری فتح محمد سیال صاحب اور مولوی عبد الرحیم نیر صاحب کو لندن میں بیت الذکر کی تعمیر کیلئے جگہ تلاش کر کے خریدنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے لئے باقاعدہ چندہ کی وصولی کی تحریک بھی شروع کر دی گئی۔ لہٰذا حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب نے بہت کوشش اور تگ و دو کے بعد پٹنی میں ایک قطعہ بمع مکان کے £2,223 کے عوض ایک یہودی سے خریدا۔ جس کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اقدس میں دے دی گئی۔ چنانچہ خلیفۃ المسیح الثانی نے اس غرض کے لئے قادیان میں مشورہ کی مجلس منعقد کی۔ جہاں پر پاس کیا گیا کہ خلیفۃ المسیح بنفس نفیس جا کر بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھیں۔ اس غرض کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے ساتھ ان مندرجہ ذیل احباب کو افتتاح کے موقع پر حاضر ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔

چوہدری فتح محمد سیال صاحب، خان ذوالفقار علی خان صاحب، حافظ روشن علی صاحب، مولوی عبدالرحمٰن مصری صاحب، مولوی عبدالرحیم درد صاحب، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب، بھائی شیخ عبدالرحمٰن صاحب، چوہدری علی محمد صاحب، میاں رحم دین صاحب باورچی۔

ان کے علاوہ صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب، چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اور چوہدری محمد شریف صاحب وکیل نے اپنے طور پر اس قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

لطف کی بات ہے کہ جن احباب کو حضور انور نے اپنے ساتھ لے جانے کا حکم فرمایا ان کیلئے باقاعدہ سبز پگڑیاں، کالے کوٹ اور پاجامے بھی تجویز کئے گئے تا کہ بیت الذکر کی بنیاد رکھتے وقت اپنا قومی لباس پہن کر حصہ لیں۔

حضور بمع قافلہ مصر سے ہوتے ہوئے اٹلی، سوئٹزرلینڈ اور فرانس کے راستہ انگلستان میں 22/اگست 1924ء کو پہنچے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی ایک رویاء میں دیکھا تھا کہ آپ سمندر کے کنارے ایک مقام پر اترے ہیں ایک لکڑی کے کُندے پر پاؤں رکھ کر ایک کامیاب جرنیل کی طرح چاروں طرف نظر دوڑا رہے ہیں۔ کہ آواز آئی ہے ''ولیم دی کنکرر'' اسی طرح روحانی فتح اس دورہ انگلستان کے ساتھ مقدر تھی۔ جو اس بیت الذکر کی بنیاد کی صورت میں ظہور میں آئی۔

بیت الذکر کی بنیادی اینٹ رکھنے سے قبل جب انگلستان میں اس پہلی بیت الذکر کے لئے جماعت سے چندہ وصول کرنے کی تحریک شروع ہوئی تو جس جوش و خروش اور جذبہ و اخلاص سے احمدی مرد، عورتوں اور بچے بچیوں نے چندہ جات دینے کے وعدہ جات کے ساتھ ادائیگی شروع کی اس کے بارہ میں حضور نے ایک خطبہ میں اس کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:۔

''اس غریب جماعت سے اس قدر چندہ کی وصولی تائید الٰہی کے بغیر نہیں ہو سکتی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اس چندہ کے ساتھ شامل ہے۔ ان دنوں میں قادیان کے لوگوں کا جوش و خروش دیکھنے کے قابل تھا اس کا وہی لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں جنہوں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ مرد، عورت اور بچے سب ایک خاص نشہ محبت میں چور نظر آتے تھے۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور اتار دیئے۔ اور بہتوں نے ایک دفعہ چندہ دے کر پھر دوبارہ جوش آنے پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کیا۔ پھر بھی جوش کو دبتا نہ دیکھ کر اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے نام سے چندہ دیا...... کیونکہ جوش کا یہ حال تھا کہ ایک بچّہ نے جو ایک غریب اور محنتی آدمی کا بیٹا ہے۔ مجھے ساڑھے تیرہ روپے بھیجے کہ مجھے جو پیسے خرچ کے لئے ملتے تھے ان کو میں جمع کرتا رہتا تھا۔ وہ سب کے سب اس چندہ کے لئے دیتا ہوں۔ نہ معلوم کن امنگوں کے ماتحت اس بچہ نے وہ پیسے جمع کئے ہوں گے۔ لیکن اس کے مذہبی جوش نے خدا کی راہ میں ان پیسوں کے ساتھ ان امنگوں کو بھی قربان کر دیا۔ مدرسہ احمدیہ کے غریب طالب علموں نے جو ایک سو سے بھی کم ہیں اور اکثر ان میں سے وظیفہ خوار ہیں۔ ساڑھے تین سو پچاس روپیہ لکھوایا۔ ان کی مالی حالت کو مدنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کئی ماہ کے لئے اپنی اشد ضروریات کے پورا کرنے سے محرومی اختیار کر لی...... بڑی تعداد ایسے آدمیوں کی تھی جنہوں نے اپنی ماہوار آمدنیوں سے زیادہ چندہ لکھوایا۔ جن میں سے ایک معقول تعداد ان لوگوں کی تھی جنہوں نے تین تین چار چار گنا چندہ لکھوایا...... ایک صاحب نے جو بوجہ غربت زیادہ رقم چندہ میں داخل نہیں کر سکتے تھے۔ نہایت حسرت سے مجھے لکھا کہ میرے پاس اور تو کچھ نہیں میری دکان کو نیلام کر کے چندہ میں دے دیا جائے۔ لوگوں نے بجائے آہستہ آہستہ ادا کرنے کے زیورات وغیرہ فروخت کر کے اپنے وعدے ادا کر دیئے۔''

(''بیت کی تحریک'' 7 تا 11 جنوری 1920ء بحوالہ تاریخ بیت فضل مرتبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل، دسمبر 1927ء صفحہ 21)

سنگ بنیاد کی تقریب

19/اکتوبر 1924ء تک بیت لندن کیلئے ایک لاکھ روپیہ مختلف صورتوں سے اکٹھا کیا گیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس بیت کی بنیادی اینٹ رکھنے کیلئے ساؤتھ فیلڈ میں تشریف لائے تو ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی جبکہ موسم والوں کی پیشگوئی تھی کہ دھوپ نکلے گی۔ اس بارہ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بارش اس لئے ہو رہی ہے کہ جن لوگوں میں اخلاص ہوگا وہی تشریف لائیں گے۔ مہمانوں کی سہولت کیلئے ایک خیمہ نصب کیا گیا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس مبارک تقریب کے انتظامات اور مہمانوں کو بر وقت اطلاع دینے میں بھی تاخیر ہو گئی مگر اس کے برعکس مہمانوں کی تعداد امید سے بڑھ کر رہی۔ مہمانوں میں مختلف حکومتوں کے نمائندے اور سفیر تھے۔ جن میں انگریز، جاپانی، جرمن سربین، لیتھونین، مصری، اٹالین، امریکن، انڈینز اور افریقن شامل تھے۔ نیز تمام مذاہب کے لوگ بھی شامل تھے۔ انگلستان کے پرائم منسٹر ریمزے میکڈونلڈ خود تو نہیں آ سکے مگر انہوں نے اپنے پیغام میں اس مبارک تقریب میں وقت پر شامل نہ ہو سکنے کی معذرت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تین بجے خیمہ میں داخل ہوئے اور نیرّ صاحب نے اعلان کیا جس سے تمام مہمان تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ اور حضور نے پھر تمام مہمانوں سے مصافحہ فرمایا۔ پھر مولانا عبدالرحیم درد صاحب جو کہ اس وقت کے امام بیت الذکر لندن تھے نے تمام حاضرین کا خیر مقدم کیا اور اعلان کیا کہ تمام حاضرین 3.35 بجے بیت الفضل کے سنگ بنیاد رکھنے کے مقام پر پہنچ جائیں۔ حضرت مصلح موعود نے محراب کی جگہ پر بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے سے قبل حافظ روشن علی صاحب کو تلاوت قرآن کریم کا ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور نے انگلش میں ایڈریس پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایمان افروز تقریر کی۔

بیت الذکر کی تعمیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہندوستان واپس تشریف لے جانے کے بعد 29 ستمبر 1925ء بوقت گیارہ بجے دن بیت الذکر کی بنیادوں کی کھدائی شروع ہوئی۔ اس وقت اخبارات کے نمائندے بھی حاضر تھے انہوں نے اس موقع پر شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا اور فوٹوز بھی لئے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان کے زیر نگرانی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ اس کا ٹھیکہ میسرز زرونی اینڈ سنز کو دیا گیا۔ اس موقع پر جن خوش نصیب احباب نے حصہ لیا ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

مکرم شیخ یعقوب علی عرفانی، مکرم سید وزارت حسین صاحب، مکرم شیخ ظفر حق خان صاحب

،مکرم ملک محمد اسماعیل صاحب،مکرم خان عبدالرحیم خان خالد صاحب، مکرم جبریل مارٹن صاحب،مکرم شرف الدین صاحب، مکرم عزیز الدین صاحب،محترمہ امتہ السلام صاحبہ،مسٹر ہنری ہنٹن صاحب،مکرم عبدالعزیز صاحب پسر عبداللہ مالک ہوٹل لندن،مکرم مسٹر کندن لال صاحب، مکرم ملک غلام فرید صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب۔

(بحوالہ تاریخ بیت فضل لندن مرتبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل اسسٹنٹ سرجن دسمبر 1927ء ص39)

تعمیر کا سلسلہ 1926ء تک جاری رہا۔

اس کی تعمیر اوراختتام کے بارہ کئی اور اخبارات کے علاوہ ٹائمز آف لندن کی اشاعت میں یوں بیان کیا گیا:۔

''لندن کی اس پہلی بیت الذکر کی تعمیر کیلئے بنیادیں کھودی جانے کا کام شروع کیا گیا جو احمدی (۔) ساؤتھ فیلڈ میں تعمیر کرنے لگے ہیں۔ یہ ایک مکان کے ملحقہ باغیچہ میں بنی تجویز ہوئی ہے جو کہ عرصہ سے احمدیوں کے قبضہ وملکیت میں ہے اور جہاں وہ مدت سے نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ اس بیت کا سنگ بنیاد پچھلے موسم خزاں میں ہز ہائی نس دی حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا تھا۔ مولانا اے آر درد کی قیادت میں جو کہ احمدیہ مشن کے انچارج ہیں۔ ہندوستانی احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اکٹھی ہوئی۔ مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے عربی زبان میں ان آیات کی تلاوت کی ......جماعت احمدیہ کے مرکز میں اطلاع دینے کے ماسوا ہندوستان، امریکہ، سیریا اور فلسطین وغیرہ تمام ان ممالک میں جہاں اس سلسلہ کے افراد ہیں نے کام شروع کرنے سے پہلے ہی برقی پیغامات ارسال کردیئے تھے جس میں اس وقت کی اطلاع دی گئی تھی جس وقت کہ لندن میں تعمیر بیت الذکر کا کام شروع کیا جانا تھا، تاکہ شرق اور غرب، شمال جنوب سے چہار اطراف سے ایک ہی وقت میں ایک ہی مقصد کیلئے ایک خدا کے لئے دعائیں کی جائیں۔''

(ٹائمز آف لنڈن۔ 29 ستمبر 1926ء)

افتتاح

3 ؍اکتوبر 1926ء بروز اتوار دن کے تین بجے دوپہر بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح عمل میں لایا گیا۔ ہزارہا لوگ جمع تھے۔ سڑکوں پر بھی تِل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ ہر مذہب اور ہر ملک کے لوگ اس مبارک تقریب میں شامل تھے۔ بیت الذکر کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور مہمانوں کیلئے کھانے کا باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا۔ احاطہ کے اندر ہزار سے زائد لوگ موجود تھے اور اس طرح باہر سڑکوں پر بھی لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا اور نظم ونسق کے لئے حکومت کی طرف سے پولیس تعینات کی گئی۔ اس مبارک تقریب میں حصہ لینے والوں میں لارڈز، مہاراجہ، ممبران پارلیمنٹ، اخباروں کے نمائندے، ملکوں کے سفیر، ہر طبقہ کے لوگ اس میں شامل تھے۔

جب بیت الذکر کا افتتاح شروع ہوا تو محترم عبدالرحیم درد صاحب مشنری انچارج انگلستان شیخ عبدالقادر صاحب کو ساتھ لیکر بیت الذکر میں داخل ہوئے اور درد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی جس سے سامعین پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اس کے بعد درد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام میں حضور انور نے سب سے پہلے شیخ عبدالقادر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دوسرے تمام حاضرین کا جو اس تقریب میں شامل تھے۔ آپ نے اپنے پیغام میں فرمایا:۔

''...... یہ خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلاتی ہے۔ اس خدا کی طرف جس نے ہمیں اور ہمارے باپ دادوں کو پیدا کیا جو ہماری اور ہمارے باپ دادوں کی پرورش کررہا ہے۔ اور جس کی طرف ہمارے باپ دادے لوٹ کر جائیں گے۔ وہ اکیلا خدا ہے آسمان میں بھی اور زمین میں بھی۔ اوپر بلندیوں میں بھی اور نیچے پاتال میں بھی اس کی بادشاہت ہے۔ سب محبت کرنے والوں سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ سب محسنوں سے زیادہ محسن۔ جس کا رحم تو رحم ہے ہی۔ لیکن جس کی سزا بھی محبت سے پُر اور شفقت سے لبریز ہوتی ہے۔ ہماری روح اس کے فضلوں کو دیکھ کر اس کے آستانہ پر گرتی ہے اور کہتی ہے اے قدوس! تیری بڑائی ہو تیرا نام انسانوں کے دلوں میں بھی اسی طرح بلند ہو جس طرح تیری وسیع قدرت کے مناظر میں بلند ہے......ہم لوگوں کا مقصد اس مرکز توحید میں بیٹھ کر محبت اور اخلاص کے ساتھ واحد خدا کی پرستش کا رائج کرنا اور اس کی محبت کو قائم کرنا ہوگا۔ ہم مذاہب سے منافرت اور تباغض کو دور کرکے تحقیق کی سچی روح کو پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اخلاق کی درستی اور ظلم کے مٹانے کی سعی کریں گے۔ آقا اور نوکر، گورے اور کالے ۔مشرقی اور مغربی کے درمیان تعلقات اخلاص اور حقیقی مساوات جس میں جائز فوقیتوں کا تسلیم کرنا شامل ہوگا۔ ہمارا مقصد ہوگا۔ اور ہم اس موقع پر مسیحی دنیا سے بھی التجا کرتے ہیں کہ وہ (۔) کو تعصّب کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ بلکہ اس کے عیب نکالنے کی بجائے اس کی خوبیوں کی جستجو کرے۔ کیونکہ سچائی دوسرے کے عیوب نکالنے پر ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنی فوقیت ثابت کرنے سے ظاہر ہوتی ہے......اے خدا! تیرا جلال دنیا میں ظاہر ہو اور یہ (۔) تیرے نام کو بلند کرنے اور تیرے بندوں کے دلوں میں محبت واخلاص پیدا کرنے کا بڑا مرکز ہو۔ آمین۔

مرزا محمود احمد۔ امام جماعت احمدیہ۔''

اس کے بعد محترم مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے بیت الذکر کی چاندی کی چابی خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب کے ہاتھ میں تھمادی اور انہوں نے قفل کھولتے وقت بلند آواز سے یہ الفاظ کہے۔

'' خدائے رحیم و رحمٰن کے نام پر مَیں اس عبادت گاہ کا افتتاح کرتا ہوں''

آپ نے فرمایا کہ جب میں لندن میں تعلیم حاصل کررہا تھا۔ مجھے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ان (۔) کیلئے جو لندن میں سکونت رکھتے یا بغرض سیاحت آتے ہیں ایک (بیت) ہونی چاہئے۔ مجھے طبعاً اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ میرا وہ خواب حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اور ان کی جماعت کی کوششوں سے عملی صورت میں نمودار ہوئی۔ آپ نے تمام مہمانوں اور ان کی حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کیا۔

(حوالہ تاریخ بیت فضل لندن مرتبہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن دسمبر 1927ء)

خان بہادر صاحب کی تقریر کے بعد اور معززین کی بھی تقاریر ہوئیں۔ بعد اس کے عصر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ نماز کی امامت مولوی عبدالرحیم درد صاحب نے کی جس میں شیخ عبدالقادر صاحب کے علاوہ بہت سے مہمانوں نے اس میں شرکت کی۔ تقریباً 100 کے قریب لوگوں نے شرکت کی۔ اس دوران ایک انگریز ہمسایہ نمازیوں کو دیکھ کر رہ نہ سکا اور اپنے بوٹ اتار کر صفوں میں جاداخل ہوگیا۔ اس نے بعد میں بتایا کہ مَیں ایک صف میں کھڑا تھا اور آنکھیں بند کرکے دعا کررہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکیلا کھڑا ہوں باقی سجدے میں تھے۔ مَیں شرمندہ سا ہوگیا مگر خیر دُعا تو ہوگئی مَیں خوش بھی تھا۔

جہاں تک لوگوں کی تعداد کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ ایک جمِ غفیر تھا اور ہر ملت کے افراد نے اس میں خوشی خوشی شریک تھے۔ اخباروں کے نمائندے، فوٹوگرافرز اور مصوّر ہر زاویہ سے بیت کی تصویریں لے رہے تھے۔

انگلش اخبار ڈیلی ایکسپریس مورخہ 24 ؍ستمبر 1926ء نے بیت فضل کے بارہ ایسے خبر لگائی۔

لندن کی عمارات میں ایک مزید اضافہ ساؤتھ فیلڈ کی بیت ہے۔ اس کی بنیاد فرقہ احمدیہ نے ڈالی ہے۔ یہ عمارت جو جزائر برطانیہ میں اپنی قسم کی ایک ہی عمارت ہے۔ 175 آدمیوں کیلئے گنجائش رکھتی ہے۔ بیت ایک سفید عمارت ہے جس پر سیمنٹ کی لپائی کی ہوئی ہے۔ اس میں ایک گنبد اور چار منارے ہیں۔ مناروں سے مومنین کو ......دی جائے گی۔ اس میں اور ایشیائی بیوت میں فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں لمبی اور تنگ کھڑکیاں رکھی گئی ہیں۔ دروازہ پر خاص قسم کے سیمنٹ کا بنایا ہوا ایک کتبہ ہے۔ جس پر کلمہ لکھا گیا ہے۔ اس کو ایک انگریز نقاش نے ایک بڑی کی ہوئی تصویر سے کندہ کیا ہے......بیت فضل کے ایک کارکن نے کل ڈیلی ایکسپریس کے ایک خاص نمائندہ کو کہا کہ اس ملک میں (دین حق) کی کافی (اشاعت) ہوتی ہے۔

(حوالہ تاریخ بیت فضل لندن مرتبہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن، صفحہ 85۔ دسمبر 1927ء)

اس مندرجہ بالا خبر کے علاوہ انگلستان میں ہر چھپنے والے اخبار نے اپنے اپنے طور پر بیت کے افتتاح اور اس پر سرخیاں لگائیں اور اس بیت فضل کی خوب تشہیر کی۔

بقیہ صفحہ 4

آتے، خوش خندہ پیشانی دیکھنے میں آتے۔ دیگر یہ بات دیکھنے میں آئی کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور دیگر علماء بڑی بڑی حدیثوں کی کتابیں لے آتے اور عرض کرتے کہ حضور اس کتاب میں یہ حدیث ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضور نے کبھی بھی نہیں کہا کہ اچھا کتاب دیکھوں تو جواب دیتا ہوں، مگر فوراً فرماتے کہ یہ مطلب ہے۔ بس مولوی وہ بات نوٹ کرکے چلے جاتے۔ اس سے عاجز پر یہ اثر ہوا کہ نبیوں کی یہی شان ہے۔''

(رجسٹر روایات جلد 3 صفحہ نمبر 92)

حضرت میاں پیر بخش صاحب

سن بیعت 1904ء۔ بمقام قادیان

آپ فرماتے ہیں:

مجھے صرف اس قدر یاد ہے کہ ایک شخص سید احمد شاہ صاحب نے حضور کی خدمت میں بیعت کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کا سلام پہنچایا تھا، حضور نے فرمایا تھا: اچھی بات۔

ایک دفعہ ہم حضرت اقدس کے پاؤں کو دبا رہے تھے، ایک مولوی صاحب نے منع کیا مگر حضور نے فرمایا: ان کو کچھ نہ کہو۔

(رجسٹر روایات جلد 13 صفحہ نمبر 10)

آپ کا تعلق بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان سے تھا۔ آپ کے زیادہ حالات معلوم نہیں ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگان کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے ایمان کے اعلیٰ مراتب حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کی طرف توجہ دیں

تحریک جدید کا رواں سال اختتام کے قریب ہے جس کے پیش نظر تحریک جدید کی خدمت کیلئے خلوص اور لگن سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد ان دنوں پیش نظر رکھا جائے۔ فرمایا۔

''میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کرسکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرلو اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو اسی طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں ''تخت یا تختہ'' جب تک یہ روح پیدا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی'' (مطالبات صفحہ 153)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جوش و جذبہ سے خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید پاکستان)

نکاح و تقریب شادی

مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ بہاولپور شہر تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ خولہ احمد صاحبہ آف بہاولپور کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم محمد احسان قیصر صاحب ابن مکرم نعیم احمد قیصر صاحب آف کینیڈا مورخہ 15 ستمبر 2013ء کو گوندل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں ہوئی۔ رخصتی سے قبل تلاوت اور نظم کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے 10 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر ان کے نکاح کا اعلان کیا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

داخلہ بی اے بی ایس سی

(نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے لئے ہو چکا ہے۔ نیز کالج میں 15-2013ء کے سیشن کیلئے داخلہ جات کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔

داخلہ فارم کالج فیس آفس سے 8 بجے صبح سے 5 بجے شام تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

تھرڈ ائیر کے نئے داخلہ جات کیلئے فارم پنجاب بورڈز کا رزلٹ آنے کے چار دن بعد تک جمع کئے جائیں گے۔

ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے ڈیٹ شیٹ رزلٹ اناؤنس ہونے کے بعد آویزاں کردی جائے گی۔

داخلہ کے سلسلہ میں تمام معلومات کالج نوٹس بورڈ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ جس میں ٹیسٹ وغیرہ کے لئے سلیبس اور ہدایات بھی آویزاں کی گئی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ایک ضروری گزارش

جن احباب کے گھروں میں ادویات ہیں اور وہ ان سے استفادہ نہیں کر رہے۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی ادویات فضل عمر ہسپتال میں بطور عطیہ دے کر ممنون فرمائیں۔ مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ مریضوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے۔ آپ کی دی ہوئی ادویات جو گھروں میں بے فائدہ پڑی ہیں اور ان کا کوئی مصرف نہیں اگر وہ ادویات کسی نادار مریض کے استعمال میں آجائیں تو مریض کو بھی فائدہ ہوگا اور آپ سب کو بھی خدمت اور ثواب کا موقع مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کار خیر کی وجہ سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

ادویات ایڈمنسٹریشن آفس / فارماسسٹ اور استقبالیہ کو مہیا فرمائیں۔ یاد رہے کہ ادویات سیل بند ہوں اور Expire Date نہ ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دسویں تقریب تقسیم انعامات

(دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ربوہ میں بے روزگار اور فارغ خدام کو ہنر سکھانے کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا مستند ادارہ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ کا آغاز 5 فروری 2004ء کو عمل میں آیا۔ بنیادی طور پر اس اہم ادارے کا قیام آج سے 79 سال پہلے قادیان میں ہوا تھا اور حضرت مصلح موعود نے 2 مارچ 1935ء کو اپنے دست مبارک سے اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ یہ ادارہ قیام پاکستان تک کامیابی سے چلتا رہا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ادارہ میں بعض ایسی ٹریڈز سکھانے کا کام جاری ہے جن کی معاشرے میں بہت مانگ ہے، ان ٹریڈز میں آٹو مکینک، آٹو الیکٹریشن، جنرل الیکٹریشن، وڈ ورک (Wood Work)، ویلڈنگ، پلمبنگ اور ریفریجریشن شامل ہیں اور ان کی صبح اور شام کو کلاسز جاری ہیں۔ ان کے علاوہ اسی سال کمپیوٹر ہارڈویئر اینڈ نیٹ ورکنگ کی کلاس بھی شروع کردی گئی ہے۔

مورخہ 8 ستمبر 2013ء کو اس ادارہ کی 10 ویں تقریب تقسیم انعامات ادارہ کی عمارت واقع دارالفضل غربی حلقہ طاہر میں منعقد ہوئی۔ اس میں گزشتہ دو سیشنز جولائی تا دسمبر 2012ء اور جنوری تا جون 2013ء کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمود احمد صاحب پرنسپل ادارہ ہذا نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں تفصیل سے ادارہ کے بارے میں معلومات دی گئیں۔ محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب میں انہوں نے خدام الاحمدیہ کو ہر میدان میں اپنا مطمح نظر اونچا رکھنے کے حوالے سے نصائح سے نوازا۔ دعا کے بعد اس تقریب کا اختتام ہوا۔ بعدہٗ مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ مکرم سید عمار احمد صاحب نگران دارالصناعۃ اور ان کے رفقاء کار کی محنت سے یہ ادارہ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ احمدی نوجوانوں کو ہنرمند بننے کیلئے اس میں داخلہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: ایف شمس)

☆......☆......☆......☆

حضرت مصلح موعود کی ربوہ میں مستقل رہائش کے لئے تشریف آوری 19 ستمبر 1949ء

مرکز ربوہ کا قیام حضرت مصلح موعود کا ایک نہایت شاندار عدیم النظیر اور زندہ وتابندہ کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک مشہور عالم رہے گا۔

20 ستمبر 1948ء کو حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ کی بنیاد رکھی۔

19 ستمبر 1949ء کو حضرت مصلح موعود مستقل رہائش کے لئے لاہور سے روانہ ہوکر ربوہ پہنچے۔

حضور اپنی موٹر سے اترے تو ربوہ کے چند نمائندہ احباب صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے ناظر اعلیٰ کی قیادت میں حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

حضور اس وقت بھی رب ادخلنی مدخل صدق والی دعا دہرا رہے تھے اور دوسروں کو بھی ہدایت فرماتے تھے کہ میرے ساتھ ساتھ یہ دعا دہراتے جاؤ۔

شامیانے کے نیچے پہنچ کر حضرت صاحب نے وضو کیا اور سب دوستوں کے ساتھ قبلہ رخ ہوکر ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ نماز اور سنتوں سے فارغ ہوکر حضور نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔

اس تقریر کے بعد جس میں ایک طرف موٹروں میں بیٹھے بیٹھے مستورات بھی شریک ہوئی تھیں۔ حضرت مصلح موعود اپنی ربوہ کی عارضی فرودگاہ میں تشریف لے گئے جو ریلوے سٹیشن کے قریب تعمیر کی گئی تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد نمبر 13 صفحہ 207)

بقیہ صفحہ 1 مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب

حوصلے بلند ہیں اور دشمن غلط فہمی میں ہے کہ اپنی سفاکانہ کارروائیوں سے وہ کسی احمدی کا راہ ایمان میں قدم ڈگمگا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی ذمہ داری کو پہچانے اور پاکستانی معاشرے میں احمدیوں کے خلاف پھیلائے جانے والے نفرت انگیز لٹریچر کی اشاعت کو روکے جن میں کھلے عام احمدیوں کے قتل کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ گزشتہ دنوں ملک کے طول وعرض میں ختم نبوت کے مقدس نام پر ایسے اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں صرف احمدیوں کے خلاف نفرت وتشدد کی تلقین کی گئی اور کئی جگہوں پر حاضرین کو اشتعال دلاتے ہوئے معصوم احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے دئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کے عمل پر جس طرح انتظامیہ نے اپنی آنکھیں بند رکھی ہیں یہ اسی کا شاخسانہ ہے کہ آج وطن عزیز میں مسلمان مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سول سوسائٹی آگے بڑھ کر اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

27 ستمبر 2013ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am یسرنا القرآن
6:20 am خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یو ایس اے 30 جون 2012ء
7:30 am جاپانی سروس
7:45 am ترجمۃ القرآن کلاس 25 نومبر 1996ء
8:55 am Shotter Shondhane (Repeat)
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am یسرنا القرآن
11:45 am حضور انور کا یو ایس اے کانگریس میں یکم جولائی 2012ء کا خطاب
1:05 pm سرائیکی سروس
1:25 pm راہ ہدیٰ
2:55 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm دینی و فقہی مسائل
4:35 pm درس حدیث
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
6:15 pm غزوات النبیؐ
7:05 pm تلاوت قرآن کریم
7:30 pm Shotter Shondhan Live
9:35 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
10:45 pm عالمی خبریں
11:05 pm حضور انور کا یو ایس اے کانگریس کو خطاب

28 ستمبر 2013ء

12:20 am ریئل ٹاک
1:25 am دینی و فقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
3:15 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:15 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am یسرنا القرآن
5:45 am حضور انور کا یو ایس اے کانگریس میں خطاب
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
8:20 am دینی و فقہی مسائل
8:55 am Shotter Shondhan (Repeat)
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:25 am الترتیل
11:55 am جلسہ سالانہ جرمنی 24 اگست 2008ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سٹوری ٹائم
1:55 pm سوال و جواب 8 جولائی 1995ء
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm Shotter Shondhane Live
9:15 pm راہ ہدیٰ Live
10:45 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:35 pm خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ

29 ستمبر 2013ء

12:40 am فیتھ میٹرز
1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am راہ ہدیٰ
3:35 am سٹوری ٹائم
3:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am الترتیل
6:20 am خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی
7:30 am سٹوری ٹائم
7:45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
8:55 am Shotter Shondhan (Repeat)
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:50 am گلشن وقف نو 3 اپریل 2011ء
1:00 pm فیتھ میٹرز
2:00 pm سوال و جواب 4 دسمبر 1999ء
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
5:10 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm یسرنا القرآن
5:55 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
7:00 pm Shotter Shondhan Live
9:05 pm رفقائے احمد
10:00 pm کڈز ٹائم
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

دارالضیافت میں قربانی

❁ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں

قربانی بکرا -/14000 روپے
قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

داخلہ تھرڈ ائیر

(نصرت جہاں کالج (بوائز) دارالنصر)

1۔ نصرت جہاں کالج (بوائز) دارالنصر میں تھرڈ ائیر کے نئے داخلہ جات کیلئے پنجاب بورڈز کا رزلٹ آنے کے پانچ (5) دن بعد تک جمع کئے جائیں گے۔

2۔ ٹیسٹ اور انٹرویو کیلئے ڈیٹ شیٹ رزلٹ اناؤنس ہونے کے بعد آویزاں کر دی جائے گی۔

3۔ داخلہ کے سلسلہ میں کسی بھی معلومات کیلئے کالج نوٹس بورڈ پڑھ لیں جس میں ٹیسٹ وغیرہ کے لئے بھی ہدایات آویزاں کی گئی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
دو عدد مکان دارالرحمت شرقی الف نزد اقصیٰ چوک ربوہ برائے فروخت ہے۔
047-6212034, 0300-7992321

نئے سیزن کی سیل کا آغاز
مردانہ سیل: صرف -/350 اور -/450 روپے میں شوز
بچوں کی سیل: صرف -/250 روپے میں شوز
لیڈیز سیل: ایک لیڈیز جوتے کی خریداری پر دوسرا فری
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں طلوع و غروب 19 ستمبر

طلوع فجر	4:32
طلوع آفتاب	5:52
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	6:12

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 ستمبر 2013ء

12:20 am دینی و فقہی مسائل
6:25 am جلسہ سالانہ یوکے
7:30 am دینی و فقہی مسائل
8:55 am لقاء مع العرب
11:45 am بیت طاہر کا افتتاح
1:00 pm ترجمۃ القرآن کلاس
9:35 pm ترجمۃ القرآن کلاس
11:00 pm بیت طاہر کا افتتاح

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

αδσ
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
ماہانہ سامان پر FREE HOME DELIVERY
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10